© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم
ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ النساء

آیات ۱۵۳ تا ۱۵۵

یَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ
بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ
مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ
وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾

ط ب ع

طَبَعَ یَطْبَعُ (ف) طَبْعًا : کسی چیز کو ڈھال کر کوئی شکل دینا‘ جیسے سکہ ڈھالنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے: (۱) کوئی تصویر یا نقش ونگار بنانا۔ (۲) کسی چیز پر کچھ چھاپنا یا چھاپ لگانا۔

آیت زیرِ مطالعہ۔

ترجمہ:

یَسْئَلُكَ : مانگتے ہیں آپ سے	اَهْلُ الْكِتٰبِ : اہل کتاب
اَنْ : کہ	تُنَزِّلَ : آپؐ اتاریں
عَلَيْهِمْ : ان پر	كِتٰبًا : کوئی کتاب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مِّنَ السَّمَآءِ : آسمان سے
مُوْسٰی: موسیٰؑ سے
فَقَالُوْٓا : تو انہوں نے کہا
اللّٰهَ: اللہ کو
فَاَخَذَتْهُمُ : تو پکڑا ان کو
بِظُلْمِهِمْ : ان کے ظلم کے سبب سے
الْعِجْلَ : بچھڑے کو (الٰہ)
جَآءَتْهُمُ : آئیں ان کے پاس
فَعَفَوْنَا : پھر ہم نے درگزر کیا
وَاٰتَيْنَا : اور ہم نے دیا
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا : واضح غلبہ
فَوْقَهُمُ : ان کے اوپر
بِمِيْثَاقِهِمْ : ان کے پختہ عہد کے لیے
لَهُمُ : ان سے
الْبَابَ : دروازے میں
وَّقُلْنَا : اور ہم نے کہا
لَا تَعْدُوْا : تم حد سے مت بڑھو
وَاَخَذْنَا: اور ہم نے لیا
مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا : ایک مضبوط عہد
نَقْضِهِمْ : ان کے توڑنے کے سبب سے
وَكُفْرِهِمْ: اور ان کے انکار کرنے کے سبب سے
وَقَتْلِهِمُ: اور ان کے قتل کرنے کے سبب سے
بِغَيْرِ حَقٍّ : کسی حق کے بغیر
قُلُوْبُنَا : ہمارے دل
بَلْ : (ہرگز نہیں) بلکہ
اللّٰهُ : اللہ نے
بِكُفْرِهِمْ : ان کے کفر کے سبب سے
اِلَّا قَلِيْلًا: مگر تھوڑے سے

فَقَدْ سَاَلُوْا : تو وہ مانگ چکے ہیں
اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ: اس سے زیادہ بڑی (چیز)
اَرِنَا: آپ دکھائیں ہمیں
جَهْرَةً: کھلم کھلا
الصّٰعِقَةُ : آسمانی بجلی نے
ثُمَّ اتَّخَذُوا: پھر انہوں نے بنایا
مِنْۢ بَعْدِ مَا: اس کے بعد کہ
الْبَيِّنٰتُ : واضح (نشانیاں)
عَنْ ذٰلِكَ : اس سے
مُوْسٰی : موسیٰؑ کو
وَرَفَعْنَا : اور ہم نے بلند کیا
الطُّوْرَ : کوہِ طور کو
وَقُلْنَا : اور ہم نے کہا
ادْخُلُوا : تم داخل ہو
سُجَّدًا : سجدہ کرنے والوں کی حالت میں
لَهُمْ : ان سے
فِي السَّبْتِ : ہفتے کے دن میں
مِنْهُمْ : ان سے
فَبِمَا : پس جو (ان کی سزا ہے) وہ ہے
مِّيْثَاقَهُمْ : اپنے عہد کو
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ : اللہ کی نشانیوں کا
الْاَنْۢبِيَآءَ : نبیوں کو
وَّقَوْلِهِمْ : اور ان کے کہنے کے سبب سے
غُلْفٌ : غلافوں میں بند ہیں
طَبَعَ : چھاپ لگا دی
عَلَيْهَا : ان پر (یعنی دلوں پر)
فَلَا يُؤْمِنُوْنَ : پس یہ ایمان نہیں لائیں گے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آیات ۱۵۶ تا ۱۵۹

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ
مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ
عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾

ترکیب: ''قَتَلْنَا'' کا مفعول ''اَلْمَسِیْحُ'' ہے اور اس کا بدل ''عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ'' ہے۔ پھر ''عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ'' کا بدل ''رَسُوْلَ اللّٰہِ'' ہے۔ ''بِہٖ'' اور ''مَوْتِہٖ'' کی ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ہیں۔ اسی طرح ''یَکُوْنُ'' کا اسم اس میں شامل ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ہے۔

ترجمہ:

وَّبِکُفْرِھِمْ: اور ان کے کفر کے سبب سے
وَقَوْلِھِمْ: اور ان کے کہنے سے
عَلٰی مَرْیَمَ: بی بی مریم پر
بُھْتَانًا عَظِیْمًا: ایک عظیم بہتان
وَّقَوْلِھِمْ: اور ان کے کہنے سے
اِنَّا قَتَلْنَا: کہ ہم نے قتل کیا
اَلْمَسِیْحَ: مسیحؑ کو
عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ: جو عیسیٰؑ ابن مریم ہیں
رَسُوْلَ اللّٰہِ: جو اللہ کے رسول ہیں
وَمَا قَتَلُوْہُ: اور انہوں نے قتل نہیں کیا ان کو
وَمَا صَلَبُوْہُ: اور نہ ہی انہوں نے سولی چڑھایا انؑ کو
وَلٰکِنْ: اور لیکن
شُبِّہَ: مشتبہ کیا گیا (معاملہ)
لَھُمْ: ان کے لیے
وَاِنَّ: اور بے شک
الَّذِیْنَ: جن لوگوں نے
اخْتَلَفُوْا: اختلاف کیا
فِیْہِ: اس میں
لَفِیْ شَکٍّ: یقیناً (وہ) شک میں ہیں
مِّنْہُ: اس (کی طرف) سے
مَا لَھُمْ: نہیں ہے ان کے لیے
بِہٖ: جس کے بارے میں
مِنْ عِلْمٍ: کسی قسم کا کوئی علم
اِلَّا: سوائے اس کے کہ
اتِّبَاعَ: پیروی کرنا
الظَّنِّ: گمان کی
وَمَا قَتَلُوْہُ: اور انہوں نے نہیں قتل کیا ان کو
یَقِیْنًا: یقیناً
بَلْ: بلکہ
رَّفَعَہُ: اٹھایا انؑ کو
اللّٰہُ: اللہ نے
اِلَیْہِ: اپنی طرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَكَانَ اللّٰهُ :اور اللہ ہے
عَزِیْزًا :بالادست
حَکِیْمًا:حکمت والا
وَاِنْ :اور نہیں ہے
مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ:اہل کتاب میں کوئی
اِلَّا :مگر یہ کہ
لَیُؤْمِنَنَّ :وہ لازماً ایمان لائے گا
بِهٖ :ان پر
قَبْلَ مَوْتِهٖ:ان کی موت سے پہلے
وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ :اور قیامت کے دن
یَکُوْنُ :وہ ہوں گے
عَلَیْهِمْ :ان پر
شَهِیْدًا : گواہ

نوٹ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی کی وضاحت آل عمران:۵۵ کے نوٹ امیں کی جا چکی ہے۔آیات زیر مطالعہ میں اس عقیدے کی بہت واضح الفاظ میں تردید کی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ قتل کیا گیا یا سولی پر چڑھایا گیا۔حقیقت یہ ہے کہ یہ معاملہ ان لوگوں کے لیے مشتبہ کر دیا گیا تھا۔

اس معاملے کو کس طرح مشتبہ کیا گیا‘ اس کی وضاحت قرآن مجید میں کہیں نہیں ہے اور نہ ہی ایسی کوئی حدیث میری نظر سے گزری ہے۔البتہ اس کی تفسیر میں ابن کثیرؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور وہب بن منبہؒ کے اقوال نقل کیے ہیں۔دونوں کا حاصل یہ ہے کہ جب شاہی سپاہیوں اور یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکان کا محاصرہ کیا تو اس وقت آپؑ کے ساتھ سترہ حواری تھے۔آپؑ نے فرمایا تم میں سے کون اسے پسند کرتا ہے کہ اس پر میری شبیہہ ڈالی جائے‘ میری جگہ وہ قتل کیا جائے اور جنت میں میرا رفیق بنے؟ایک حواری اس کے لیے تیار ہو گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ ان کو قتل کر کے صلیب پر لٹکایا گیا‘ جبکہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا۔

آیات ۱۶۰تا۱۶۲

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
كَثِیْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ
اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۶۲﴾

ترکیب:’’طَیِّبٰتٍ‘‘ نکرہ موصوفہ ہے اور ’’اُحِلَّتْ‘‘ اس کی صفت ہے۔’’بِصَدِّهِمْ‘‘ کے ’’با‘‘ سببیہ پر عطف ہونے کی وجہ سے ’’اَخْذِهِمُ‘‘ اور ’’اَكْلِهِمْ‘‘ مجرور ہوئے ہیں۔’’وَالْمُقِیْمِیْنَ‘‘ اسم الفاعل ہے اور حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ:

فَبِظُلْمٍ :پس ظلم کے سبب سے
مِّنَ الَّذِیْنَ :ان میں سے جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هَادُوْا : یہودی ہوئے
حَرَّمْنَا : ہم نے حرام کیں

عَلَيْهِمْ : ان پر
طَيِّبٰتٍ : کچھ ایسی پاکیزہ چیزیں جو

اُحِلَّتْ : حلال کی گئی تھیں
لَهُمْ : ان کے لیے

وَبِصَدِّهِمْ : اوران کے روکنے کے سبب سے
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ : اللہ کے راستے سے

كَثِيْرًا : بہتوں کو
وَّاَخْذِهِمُ : اوران کے پکڑنے کے سبب سے

الرِّبٰوا : سود کو
وَ : حالانکہ

قَدْ نُهُوْا : وہ روکے گئے ہیں
عَنْهُ : اس سے

وَاَكْلِهِمْ : اوران کے کھانے کے سبب سے
اَمْوَالَ النَّاسِ : لوگوں کے مال کو

بِالْبَاطِلِ : باطل طریقے سے
وَاَعْتَدْنَا : اورہم نے تیار کیا

لِلْكٰفِرِيْنَ : کافروں کے لیے
مِنْهُمْ : ان میں سے

عَذَابًا اَلِيْمًا : ایک دردناک عذاب
لٰكِنِ : لیکن

الرّٰسِخُوْنَ : جم جانے والے
فِي الْعِلْمِ : علم میں

مِنْهُمْ : ان میں سے
وَالْمُؤْمِنُوْنَ : اورایمان لانے والے

يُؤْمِنُوْنَ : جوایمان لاتے ہیں
بِمَآ : اس پر جو

اُنْزِلَ : اتارا گیا
اِلَيْكَ : آپؐ کی طرف

وَمَآ : اور جو
اُنْزِلَ : اتارا گیا

مِنْ قَبْلِكَ : آپؐ سے پہلے
وَالْمُقِيْمِيْنَ : اورقائم رکھنے والے ہوتے ہوئے

الصَّلٰوةَ : نماز کے
وَالْمُؤْتُوْنَ : اور پہنچانے والے

الزَّكٰوةَ : زکوٰۃ کو
وَالْمُؤْمِنُوْنَ : اورایمان لانے والے

بِاللّٰهِ : اللہ پر
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ : اورآخری دن پر

اُولٰٓئِكَ : یہ لوگ ہیں
سَنُؤْتِيْهِمْ : ہم دیں گے جن کو

اَجْرًا عَظِيْمًا : ایک شاندار بدلہ

نوٹ : آیت ۱۶۰ میں یہودیوں کا ایک جرم یہ بتایا گیا ہے کہ یہ دوسروں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ خود اللہ کے راستے سے منحرف ہونے پر اکتفانہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرنے میں اپنی تمام صلاحیتیں اور وسائل صرف کرتے ہیں' اور اس جرم پر یہ آج تک بڑی استقامت سے قائم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے کے لیے دنیا میں جب بھی کوئی تحریک اٹھتی ہے تو اس کے پیچھے یہودی دماغ اور یہودی سرمایہ کام کرتا نظر آتا ہے (تفہیم القرآن)۔ آج کل امریکہ کی سربراہی میں اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی جو تحریک برپا ہے وہ بھی یہودی ذہن اور سرمائے کی پیداوار ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آیات ۱۶۳تا ۱۶۹

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ
زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ
مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ
يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا
بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيْقَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾

ط ر ق

طَرَقَ يَطْرُقُ (ن) طَرْقًا :(۱) ہتھوڑا مارنا' لوہا کاٹنا۔(۲) کسی چیز میں راستہ بنانا۔

طُرُوْقًا :رات میں آنا۔

طَارِقٌ (اسم الفاعل): رات میں آنے والا' ستارہ۔﴿وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾﴾ (الطارق) ''اور تو نے کیا سمجھا کیا ہے رات میں آنے والا' (وہ ہے) تارا چمکنے والا۔''

طَرِيْقٌ مؤنث طَرِيْقَةٌ ج طَرَائِقُ : چلنے کا راستہ۔﴿فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ﴾ (طٰہٰ:۷۷) ''پھر تو بنا ان کے لیے ایک راستہ سمندر میں۔''﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ﴾ (المؤمنون:۱۷) ''اور بے شک ہم نے تخلیق کیے ہیں تمہارے اوپر سات راستے۔''(۲) کوئی کام کرنے یا عمل کرنے کا طریقہ' راہ' مسلک' آیت زیر مطالعہ۔اور ﴿وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾﴾ (طٰہٰ) ''اور وہ دونوں لے جائیں تمہارے بے مثال چلن کو۔''﴿كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾﴾ (الجن) ''ہم تھے الگ الگ راہوں پر۔''

ترکیب :''اَلنَّبِيّٖنَ' اِلٰى '' پر عطف ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔''اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ'' کے بعد تمام پیغمبروں کے نام بھی''اِلٰى'' پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔آیت ۱۶۴ میں دو مرتبہ اور ۱۶۵ میں ایک مرتبہ ''رُسُلًا'' آیا ہے' ان سے پہلے''كَانُوْا'' محذوف ہے۔اس کا اسم اس میں''هُمْ'' کی ضمیر ہے اور''رُسُلًا'' خبر ہے۔''مُبَشِّرِيْنَ'' اور''مُنْذِرِيْنَ'' حال ہیں۔''حُجَّةٌ'' مبتدأ موخر نکرہ اور''يَكُوْنَ'' کا اسم ہے۔اس کی خبر محذوف ہے جو''بَاقِيًا'' ہو سکتی ہے۔

ترجمہ:

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ : بے شک ہم نے وحی کی	اِلَيْكَ : آپؐ کی طرف
كَمَآ : جیسے کہ	اَوْحَيْنَآ: ہم نے وحی کیا

© rasailojaraid.com

اِلٰی نُوْحٍ :نوحؑ کی طرف	وَّالنَّبِیّٖنَ :اور نبیوں کی طرف
مِنْۢ بَعْدِهٖ :انؑ کے بعد	وَاَوْحَیْنَآ :اور ہم نے وحی کیا
اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ :ابراہیمؑ کی طرف	وَاِسْمٰعِیْلَ :اور اسماعیلؑ کی طرف
وَاِسْحٰقَ :اور اسحاقؑ کی طرف	وَیَعْقُوْبَ :اور یعقوبؑ کی طرف
وَالْاَسْبَاطِ :اور (ان کی) نسل کی طرف	وَعِیْسٰی :اور عیسیٰؑ کی طرف
وَاَیُّوْبَ :اور ایوبؑ کی طرف	وَیُوْنُسَ :اور یونسؑ کی طرف
وَهٰرُوْنَ :اور ہارونؑ کی طرف	وَسُلَیْمٰنَ :اور سلیمانؑ کی طرف
وَاٰتَیْنَا :اور ہم نے دیا	دَاوٗدَ :داوٗدؑ کو
زَبُوْرًا :زبور	وَرُسُلًا :اور (تھے) کچھ رسول
قَدْ قَصَصْنٰهُمْ :ہم نے بیان کیا ہے جن کا	عَلَیْكَ :آپؐ پر
مِنْ قَبْلُ :اس سے پہلے	وَرُسُلًا :اور (تھے) کچھ رسول
لَّمْ نَقْصُصْهُمْ :ہم نے نہیں بیان کیا جن کا	عَلَیْكَ :آپؐ پر
وَكَلَّمَ :اور کلام کیا	اللّٰهُ مُوْسٰی :اللہ نے موسیٰؑ سے
تَكْلِیْمًا :جیسے کلام کرتے ہیں	رُسُلًا :(وہ تھے) کچھ رسول
مُّبَشِّرِیْنَ :خوشخبری دینے والے	وَمُنْذِرِیْنَ :اور خبردار کرنے والے
لِئَلَّا یَكُوْنَ :تاکہ (باقی) نہ رہے	لِلنَّاسِ :لوگوں کے لیے
عَلَی اللّٰهِ :اللہ پر	حُجَّةٌ :کوئی حجت
بَعْدَ الرُّسُلِ :رسولوں کے بعد	وَكَانَ اللّٰهُ :اور اللہ ہے
عَزِیْزًا :بالادست	حَكِیْمًا :حکمت والا
لٰكِنِ :لیکن	اللّٰهُ :اللہ
یَشْهَدُ :گواہی دیتا ہے	بِمَآ :اس کی جو
اَنْزَلَ :اس نے اُتارا	اِلَیْكَ :آپؐ کی طرف
اَنْزَلَهٗ :کہ اس نے اتارا اس کو	بِعِلْمِهٖ :اپنے علم سے
وَالْمَلٰٓئِكَةُ :اور فرشتے	یَشْهَدُوْنَ :(بھی) گواہی دیتے ہیں
وَكَفٰی :اور کافی ہے	بِاللّٰهِ :اللہ
شَهِیْدًا :بطور گواہ کے	اِنَّ :بے شک
الَّذِیْنَ :جن لوگوں نے	كَفَرُوْا :کفر کیا
وَصَدُّوْا :اور روکے رہے	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ :اللہ کے راستے سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قَدْ ضَلُّوْا : وہ گمراہ ہوئے ہیں	ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا : دور کا گمراہ ہونا
اِنَّ : بے شک	الَّذِيْنَ : جنہوں نے
كَفَرُوْا : کفر کیا	وَظَلَمُوْا : اور ظلم کیا
لَمْ يَكُنِ : ہے ہی نہیں	اللّٰهُ : اللہ
لِيَغْفِرَ : کہ وہ معاف کرے	لَهُمْ : ان کو
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ : اور نہ ہی (یہ) کہ وہ ہدایت دے ان کو	طَرِيْقًا : کسی راہ کی
اِلَّا : سوائے	طَرِيْقَ جَهَنَّمَ : جہنم کی راہ کے
خٰلِدِيْنَ : ایک حالت میں رہنے والے ہیں	فِيْهَآ : اس میں
اَبَدًا : ہمیشہ	وَكَانَ : اور ہے
ذٰلِكَ : یہ	عَلَى اللّٰهِ : اللہ پر
يَسِيْرًا : آسان	

نوٹ : آیت ۱۶۵ میں فرمایا کہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ سلسلۂ نبوت و رسالت حجت نہیں ہے بلکہ اتمام حجت ہے۔ انسانوں پر اصل حجت ان کی فطرت کے داعیات اور فکر و عقل کی صلاحیتیں ہیں۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ اگر کسی انسان تک کسی نبی یا رسول کی دعوت نہیں پہنچی تب بھی وہ جواب دہ ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ انسانی فطرت خیر و شر کے شعور سے محروم نہیں ہے اور نہ ہی عقل حق و باطل کے امتیاز سے قاصر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے انسان کو عقل و فطرت کی راہنمائی کے ساتھ وحی اور انبیاء کی راہنمائی سے بھی نوازا تاکہ گمراہوں کے لیے کوئی ادنیٰ عذر بھی باقی نہ رہے۔ (تدبر قرآن)

آیات ۱۷۰ تا ۱۷۳

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ
وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى
مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ
عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

غ ل و

غَلَا يَغْلُوْ (ن) غُلُوًّا : تیر کو انتہائی دور تک پھینکنا' مبالغہ کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ن ك ف

نَكَفَ يَنْكُفُ (ن) نَكْفًا : ناک بھوں چڑھانا' بیزار ہونا۔

اِسْتَنْكَفَ (استفعال) اِسْتِنْكَافًا : باعث ننگ سمجھنا' عار سمجھ کر رکنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : پہلی آیت میں فعل امر ''فَاٰمِنُوْا'' کے بعد اور اگلی آیت میں ''اِنْتَهُوْا'' کے بعد ''خَيْرًا'' آیا ہے' اس سے پہلے ''فَيَكُوْنُ'' محذوف ہے۔ اس کا اسم اس میں ''هُوَ'' کی ضمیر ہے اور ''خَيْرًا'' اس کی خبر ہے۔ ''لَا تَقُوْلُوْا'' کا مفعول ہونے کی وجہ سے ''اَلْحَقَّ'' منصوب ہے۔ ''اَلْمَسِيْحُ'' مبتدأ ہے اور ''عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ'' اس کا بدل ہے۔ جبکہ ''رَسُوْلُ اللّٰهِ'' اور ''كَلِمَتُهٗ'' اور ''رُوْحٌ'' اس کی خبریں ہیں۔ ''ثَلٰثَةٌ'' اگر ''لَا تَقُوْلُوْا'' کا مفعول ہوتا تو ''ثَلٰثَةً'' آتا۔ اس کی رفع بتا رہی ہے کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں اسے direct tense میں نقل کیا گیا ہے (دیکھیں البقرۃ:58' ترکیب)۔ ''اَنْ يَكُوْنَ'' کا اسم ''وَلَدٌ'' ہے اور خبر محذوف ہے۔ ''يَسْتَنْكِفُ'' کا فاعل ''اَلْمَسِيْحُ'' اور ''اَلْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ'' ہیں۔

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ : اے لوگو	قَدْ جَآءَكُمُ : تمہارے پاس آ چکے ہیں
الرَّسُوْلُ : یہ رسول ؐ	بِالْحَقِّ : حق کے ساتھ
مِنْ رَّبِّكُمْ : تمہارے رب کی طرف سے	فَاٰمِنُوْا : پس تم ایمان لاؤ
خَيْرًا : (تو وہ ہوگا) بہتر	لَّكُمْ : تمہارے لیے
وَاِنْ : اور اگر	تَكْفُرُوْا : تم انکار کرو گے
فَاِنَّ : تو یقیناً	لِلّٰهِ : اللہ ہی کے لیے ہے
مَا : وہ جو	فِي السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں ہے
وَالْاَرْضِ : اور زمین میں ہے	وَكَانَ اللّٰهُ : اور اللہ ہے
عَلِيْمًا : جاننے والا	حَكِيْمًا : حکمت والا
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ : اے اہل کتاب!	لَا تَغْلُوْا : تم مبالغہ مت کرو
فِيْ دِيْنِكُمْ : اپنے دین میں	وَلَا تَقُوْلُوْا : اور تم مت کہو
عَلَى اللّٰهِ : اللہ پر	اِلَّا : سوائے
الْحَقَّ : حق کے	اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

© rasailojaraid.com

اَلْمَسِیْحُ : مسیحؑ
عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ : جو عیسیٰ ابن مریم ہیں
رَسُوْلُ اللّٰہِ : (وہ) اللہ کے رسول ہیں
وَکَلِمَتُہٗ : اور اس کا فرمان ہیں
اَلْقٰھَآ : اُس نے ڈالا جس کو
اِلٰی مَرْیَمَ : بی بی مریم کی طرف
وَرُوْحٌ : اور ایک روح ہیں
مِّنْہُ : اس (کی طرف) سے
فَاٰمِنُوْا : پس تم ایمان لاؤ
بِاللّٰہِ : اللہ پر
وَرُسُلِہٖ : اور اس کے رسولوں پر
وَلَا تَقُوْلُوْا : اور تم مت کہو
ثَلٰثَۃٌ : ’’(کہ وہ) تین ہیں‘‘
اِنْتَھُوْا : تم باز آ جاؤ
خَیْرًا : (تو وہ ہوگا) بہتر
لَّکُمْ : تمہارے لیے
اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
اللّٰہُ : اللہ
اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ : واحد الٰہ ہے
سُبْحٰنَہٗٓ : وہ پاک ہے
اَنْ : (اس سے) کہ
یَّکُوْنَ : ہو
لَہٗ : اُس کے لیے
وَلَدٌ : کوئی اولاد
لَہٗ : اُسی کا ہے
مَا : وہ جو
فِی السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں ہے
وَمَا : اور وہ جو
فِی الْاَرْضِ : زمین میں ہے
وَکَفٰی : اور کافی ہے
بِاللّٰہِ : اللہ
وَکِیْلًا : بطور کام بنانے والے کے
لَنْ یَّسْتَنْکِفَ : ہرگز عار نہیں سمجھتے
الْمَسِیْحُ : مسیحؑ
اَنْ : (اس کو) کہ
یَّکُوْنَ : وہ ہوں
عَبْدًا : ایک بندے
لِّلّٰہِ : اللہ کے
وَلَا الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ : اور نہ ہی مقرب فرشتے
وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ : اور جو عار سمجھ کر رکے گا
عَنْ عِبَادَتِہٖ : اس کی عبادت سے
وَیَسْتَکْبِرْ : اور بڑائی چاہے گا
فَسَیَحْشُرُھُمْ : تو وہ اکٹھا کرے گا ان کو
اِلَیْہِ : اپنی طرف
جَمِیْعًا : کُل کے کُل کو
فَاَمَّا الَّذِیْنَ : پس وہ لوگ جو
اٰمَنُوْا : ایمان لائے
وَعَمِلُوا : اور عمل کیے
الصّٰلِحٰتِ : نیک
فَیُوَفِّیْھِمْ : تو وہ پورا پورا دے گا ان کو
اُجُوْرَھُمْ : ان کے بدلے
وَیَزِیْدُھُمْ : اور وہ زیادہ دے گا ان کو
مِّنْ فَضْلِہٖ : اپنے فضل سے
وَاَمَّا الَّذِیْنَ : اور وہ لوگ جو
اسْتَنْکَفُوْا : عار سمجھ کر رکے
وَاسْتَکْبَرُوْا : اور بڑائی چاہی
فَیُعَذِّبُھُمْ : تو وہ عذاب دے گا ان کو
عَذَابًا اَلِیْمًا : ایک دردناک عذاب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَّلَا يَجِدُوْنَ :اور وہ نہیں پائیں گے — لَهُمْ :اپنے لیے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ :اللہ کے سوا — وَلِيًّا :کوئی کارساز
وَّلَا نَصِيْرًا :اور نہ ہی کوئی مددگار

نوٹ ۱ : دین میں مبالغہ کا مطلب یہ ہے کہ دین میں جس چیز کا جو درجہ اور مقام ہے اس کو اس سے بڑھا دیا جائے۔ جو حکم مستحب کے درجہ میں ہے اسے فرض اور واجب کا درجہ دیا جائے۔ کسی فقیہہ یا مجتہد یا صحابیؓ کو امامِ معصوم بنا دیا جائے۔ اللہ کے نبی اور رسول کو شریک خدا یا خدا بنا دیا جائے۔ جس کی تعظیم مطلوب ہے اس کی عبادت شروع کر دی جائے۔ یہ اور اسی قبیل کی ساری باتیں غلو میں داخل ہیں۔ یوں تو اس غلو میں تمام اہل مذاہب مبتلا ہوئے ہیں، یہاں تک کہ ہم مسلمان بھی اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے، لیکن نصاریٰ کو اس فساد میں امامت کا درجہ حاصل ہے۔ (تدبر قرآن)

نوٹ ۲ : اس کائنات میں ہر چیز اللہ کے حکم سے ہی وجود میں آتی ہے۔ البتہ اس حکم پر عمل درآمد اس کے تخلیق کردہ کسی نظام کے تحت ہوتا ہے۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام باپ کے بغیر وجود میں آئے تھے، اس لیے كَلِمَتُهٗ کا اضافہ کر کے بتا دیا کہ یہ بھی اللہ کا ہی فرمان تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود اللہ تعالیٰ کے کلمہ کُن کا مظہر ہے۔

كَلِمَتُهٗ کی طرح اگر آگے رُوْحُهٗ آتا تو اس کا مطلب ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کی یعنی اللہ کی روح ہیں، لیکن ضمیر کے ساتھ مِنْ کا اضافہ کر کے اس عقیدے کی نفی کر دی گئی اور واضح کر دیا گیا کہ ہر ذی روح کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔

آیات ۱۷۴ تا ۱۷۶

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ۝ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ
اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا
الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

ترجمہ:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ :اے لوگو! — قَدْ جَآءَكُمْ :آ چکی ہے تمہارے پاس
بُرْهَانٌ :ایک روشن دلیل — مِّنْ رَّبِّكُمْ :تمہارے رب (کی طرف) سے
وَاَنْزَلْنَاۤ :اور ہم نے اُتارا — اِلَيْكُمْ :تمہاری طرف
نُوْرًا مُّبِيْنًا :ایک روشن نور — فَاَمَّا الَّذِيْنَ :پس وہ لوگ جو
اٰمَنُوْا :ایمان لائے — بِاللّٰهِ :اللہ پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَاعْتَصَمُوْا: اورانہوں نے مضبوطی سے پکڑا
بِہٖ: اس کو
فَسَیُدْخِلُهُمْ: تو وہ داخل کرے گا ان کو
فِیْ رَحْمَةٍ: رحمت میں
مِّنْهُ: اپنے (پاس) سے
وَفَضْلٍ: اور فضل میں
وَّیَهْدِیْهِمْ: اور وہ ہدایت دے گا ان کو
اِلَیْهِ: اپنی طرف
صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا: ایک سیدھے راستے کی
یَسْتَفْتُوْنَكَ: یہ فتویٰ مانگتے ہیں آپؐ سے
قُلِ: آپؐ کہیے
اللّٰهُ: اللہ
یُفْتِیْكُمْ: فتویٰ دیتا ہے تم کو
فِی الْكَلٰلَةِ: کلالہ (کے بارے) میں
اِنِ: اگر
امْرُؤٌا: ایک مرد
هَلَكَ: ہلاک ہوا
لَیْسَ: نہیں ہے
لَهٗ: اس کی
وَلَدٌ: کوئی اولاد
وَّلَهٗٓ: اور اس کی
اُخْتٌ: ایک بہن ہے
فَلَهَا: تو اس کے لیے ہے
نِصْفُ مَا: اس کا آدھا جو
تَرَكَ: اس نے چھوڑا
وَهُوَ: اور وہ مرد (یعنی بھائی)
یَرِثُهَآ: وارث ہوگا اس عورت کا (یعنی بہن کا)
اِنْ: اگر
لَّمْ یَكُنْ: نہ ہو
لَّهَا: اس عورت کی
وَلَدٌ: کوئی اولاد
فَاِنْ: پھر اگر
كَانَتَا: وہ ہوں
اثْنَتَیْنِ: دو عورتیں (یعنی بہنیں)
فَلَهُمَا: تو ان دونوں کے لیے ہے
الثُّلُثٰنِ: دو تہائی
مِمَّا: اس میں سے جو
تَرَكَ: اس نے چھوڑا
وَاِنْ: اور اگر
كَانُوْٓا: وہ لوگ ہوں
اِخْوَةً: بھائی بہن
رِّجَالًا: کچھ مرد
وَّنِسَآءً: اور کچھ عورتیں
فَلِلذَّكَرِ: تو مرد کے لیے ہے
مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ: دو عورتوں کے حصوں جیسا
یُبَیِّنُ: واضح کرتا ہے
اللّٰهُ: اللہ
لَكُمْ: تمہارے لیے
اَنْ: کہ (کہیں)
تَضِلُّوْا: تم گمراہ ہو جاؤ
وَاللّٰهُ: اور اللہ
بِكُلِّ شَیْءٍ: ہر ایک چیز کا
عَلِیْمٌ: جاننے والا ہے

{تمّت سُورةُ النِّسَآء}

© rasailojaraid.com